جلد ۲۳ | مورخہ ۲۸ شعبان ۱۳۵۴ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۲۶

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطاب

آل انڈیا نیشنل لیگ کی والنٹیر کور سے

قادیان ۲۴ نومبر آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آل انڈیا نیشنل لیگ کور کے مقامی اور بعض بیرونی مقامات کے ممبروں کو مخاطب کر کے حسب ذیل تقریر فرمائی:

پچھلے چار دنوں میں جو کام آپ لوگوں کو مرکز سلسلہ کی حفاظت کے لئے کرنا پڑا ہے۔ میں اس کے متعلق سب سے پہلے اپنی خوشنودی کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ جس نیت اور غرض کے ماتحت آپ لوگوں نے یہ کام کیا ہے۔ اسی نیت اور غرض کے مطابق اللہ تعالیٰ آپ سے نیک سلوک فرمائے۔

میں اس موقعہ پر یہ بات بھی بتا دینی چاہتا ہوں کہ انسانی اعمال کے دو قسم کے بدلے ہوا کرتے ہیں۔ ایک وہ بدلہ جو چاندی اور سونے کی صورت میں آ ملتا ہے۔ اور ایک وہ بدلہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی رضا کی صورت میں حاصل ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا اور اس موقعہ پر کچھ اموال ہاتھ آئے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض کمزور لوگوں میں انہیں تقسیم کر دیا۔ تو بعض نوجوانوں نے اعتراض کیا۔ کہ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اموال مکہ والوں کو دے دیئے۔ کیونکہ وہ آپ کے رشتہ دار تھے۔ اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام انصار کو جمع کیا۔ اور ان کے سامنے یہ بات بیان فرمائی۔ کہ آپ لوگ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جب مکہ والوں نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو باوجود بھائی بند ہونے کے اپنے شہر سے نکال دیا۔ تو مدینہ کے لوگوں نے پناہ دی۔ ان کے لئے ہر قسم کی قربانی کی اپنی جانیں تک دیں۔ اور ہر رنگ میں مدد اور اعانت کی۔ لیکن جب مکہ فتح ہو گیا۔ تو انہوں نے تمام اموال اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دیئے۔ آپ لوگ یہ کہہ سکتے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ یہ ہم نہیں کہتے۔ ہم میں سے ایک بے وقوف نوجوان نے یہ بات کہی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ مگر اس بات کی ایک اور صورت بھی تھی۔ اور اگر تم چاہتے۔ تو اس رنگ میں بھی کہہ سکتے تھے۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک نبی بھیجا۔ ایسا نبی جسے اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کا سردار بنایا۔ اور روئے زمین کے تمام انسانوں کے لئے اسے ہادی بنا کر مبعوث کیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے نہ انسانی کوششوں سے بلکہ محض اپنے فضل اور رحم سے اور فرشتوں کی فوج کی مدد کے ساتھ اسے فتح دی۔ اور مکہ۔ جو اس کا وطن تھا۔ اس کے قبضہ میں دے دیا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکہ میں اسے فاتحانہ طور پر داخل کیا۔

تو مکہ جہاں کا وہ رہنے والا تھا۔ اس کے باشندے تو اونٹوں اور بھیڑوں کے گلے اپنے گھروں کو لے گئے۔ لیکن مدینہ کے لوگ جہاں کا وہ رہنے والا نہ تھا۔ اپنے گھروں میں خدا کے رسولؐ کو لے آئے۔

تو دنیا میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو چاندی اور سونے کے لئے محنتیں کرتے ہیں۔ جیسے مکہ والے تھے۔ کہ وہ اونٹوں کے گلے اپنے گھروں کو لے گئے۔ ان کا بھی کام کرنے سے مقصد و مدعا یہ ہوتا ہے۔ کہ سونا اور چاندی ان کی جیبوں میں پڑے۔ لیکن بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے مدنظر مال و دولت نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالےٰ کی رضا کا حصول ان کا منتہا ہوتا ہے۔ تو آپ لوگوں نے جو کام کیا ہے۔ اگر یہ صرف آپ نے ہی یہ کام نہیں کیا گورنمنٹ کے سپاہی بھی اس کام پر متعین تھے۔ اور جب وہ جائیں گے۔ تو کسی کو رستہ کے اخراجات کے لئے روپیہ ملے گا۔ اور کسی کو بھتہ ملے گا۔ لیکن اس قسم کی کوئی چیز آپ لوگوں کو نہیں ملی۔ اور گو بظاہر یہی نظر آتا ہے کہ آپ لوگوں کا وقت ضائع گیا۔ لیکن جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ مکہ کے لوگ تو اونٹوں کے گلے اپنے گھروں کو لے گئے۔ اور مدینہ کے لوگ خدا کا رسول لے آئے۔ اسی طرح اس کام کے بدلے جو چیز آپ لوگوں کو ملی ہے۔ وہ ان لوگوں کو نہیں ملی آپ لوگوں نے سلسلہ کی حفاظت کا کام کرکے خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کی ہے۔ جس کے مقابلہ میں سونے اور چاندی کی کوئی حیثیت نہیں ؟

اس کے بعد میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میرے پاس اس دوران میں بعض اس قسم کی شکائتیں پہونچی ہیں۔ کہ بعض افسروں نے اپنے ماتحتوں پر سختی کی۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس قسم کے شکوے بالعموم کام کے وقت ہو ہی جاتے ہیں۔ لیکن میں ان شکووں کی معقولیت کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ اس قسم کا نظام اسی لئے قائم کیا جاتا ہے کہ انسان اپنے نفس پر قابو حاصل کرے۔ اور محنت و مشقت اور تکالیف برداشت کرنے کا اپنے آپ کو عادی بنائے۔ جو لوگ اس خیال سے نیشنل لیگ میں داخل ہوئے تھے۔ کہ کوئی کھیل تماشہ ہوگا۔ وہ تو بے شک تکالیف محسوس کر سکتے۔ اور محنت کے کاموں سے کبیدہ خاطر ہو سکتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اس خیال کے ماتحت نیشنل لیگ میں داخل ہوئے تھے کہ انہیں محنت مشقت اٹھا کر سلسلہ کے لئے کام کرنے پڑیں گے۔ ان کے دلوں میں ایک منٹ کے لئے بھی یہ خیال نہیں آسکتا۔ کہ سلسلہ کی حفاظت کا کام کرکے انہیں کوئی تکلیف پہونچی۔ اور اگر کوئی شخص ایسا خیال کرتا ہے۔ تو یہ ناواجب اور گناہ کی بات ہے سپاہیانہ زندگی جان دینے کے لئے ہوتی ہے مگر جان انسان فوراً نہیں دے سکتا۔ بلکہ پہلے اسے تکالیف کا عادی بنانا پڑتا ہے۔ تاکہ وقت پر اپنی جان کی قربانی بھی پیش کر سکے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ جان دینا بہت بڑی بات ہے لیکن خدا تعالےٰ کے لئے جان دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ اور اس کے لئے ضرورت ہوتی ہے کہ محنت و مشقت اور تکالیف برداشت کرنے کا انسان اپنے آپ کو عادی بنالے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کو اس قسم کی پریکٹس کرایا کرتے تھے۔ چنانچہ کبھی تیر اندازی کی مشق کراتے۔ کبھی گھوڑ دوڑ کراتے۔ اور کبھی تلوار چلانا سکھاتے۔ پھر عملی زندگی میں انہیں ایسی ایسی تکالیف اٹھانی پڑیں۔ جو آپ لوگوں کو ابھی اٹھانی نہیں پڑیں۔ ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگ کے دوران میں انہیں اور ان کے ساتھیوں کو دس دن تک کھانا نہ ملا۔ اور بھوک کی شدت کی وجہ سے درختوں کے پتے کھا کھا کر وہ گذارہ کرتے رہے۔ پتے کھانے کی وجہ سے مینگنیوں کی شکل میں پاخانہ آنا شروع ہو گیا۔ یقیناً اس قسم کی تکلیف آپ لوگوں کو نہیں ہوئی۔ پس جنہیں شکائت پیدا ہوئی ہے۔ وہ صرف اس لئے ہوئی ہے۔ کہ وہ تکالیف برداشت کرنے کے عادی نہ تھے ؟

میں اس امر کو تسلیم کرتا ہوں۔ کہ انہیں تکلیف ہوئی ہوگی۔ مگر نیشنل لیگ اور اس کی کور کے قائم کرنے سے غرض ہی یہ ہے کہ تکالیف برداشت کرنے کا لوگوں کو عادی بنایا جائے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس قسم کا شکوہ کیا ہے۔ وہ توبہ کریں۔ اور سمجھ لیں۔ کہ ان کی طرف سے یہ ایک کمزوری کا اظہار ہوا ہے۔ جس کے بدلے انہیں اللہ تعالےٰ کے حضور اظہار ندامت اور طلب عفو کرنا چاہیئے۔ باقی میں یہ نہیں کہتا کہ افسروں سے غلطی نہیں ہوئی ہوگی۔ جس طرح آپ لوگ ابھی اناڑی ہیں اسی طرح آپ کے افسر بھی اناڑی ہیں۔ لیکن بہر حال فوجی نظام یہ چاہتا ہے۔ کہ افسر چاہے غلطی کر رہا ہو۔ اس کی اطاعت کی جائے۔ اور اس حد تک اطاعت کی جائے۔ جہاں تک شریعت اطاعت کرنے سے منع نہیں کرتی۔ باقی تمام باتوں میں خواہ وہ جائز ہوں۔ یا آپ لوگوں کی نگاہ میں ناجائز آپ کا فرض ہے۔ کہ افسر کی اطاعت کریں ہاں اگر اس نے کور کے قواعد کے خلاف کوئی حرکت کی ہے۔ تو آپ لوگوں کا حق ہے۔ کہ بعد میں بالا افسروں کے پاس باضابطہ طور پر شکائت کریں۔ اس اصل کو اگر نظر انداز کر دیا جائے۔ تو اس کام کی اصل غرض بالکل فوت ہو جاتی ہے ؟

میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ لوگ اس کام کو جو آپ نے شروع کیا ہے۔ انہی چند دنوں تک محدود نہیں رکھیں گے۔ ابھی تو یہ کام صرف کھیل تک ہی محدود ہے۔ اور آپ لوگوں نے معمولی قواعد بھی نہیں سیکھے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ لمبے عرصہ تک اس پریکٹس کو جاری رکھا جائے۔ بلکہ اس وقت تک اس پریکٹس کو جاری رکھنا چاہیئے۔ جب تک کہ دنیا کی تمام کوروں کے مقابلہ میں آپ کی کور زیادہ اعلےٰ نہیں سمجھی جاتی۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ تمام محلوں کے والنٹیرز اپنے اپنے محلوں میں اس پریکٹس کو جاری رکھیں گے۔ یہاں تک کہ دنیا کی ہر کور سے محنت۔ مشقت۔ قربانی اور کام کی عمدگی میں بڑھ جائیں۔ اور کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ مومن کی یہ پختہ علامت ہے۔ کہ وہ ہر کام میں اول نمبر پر رہتا ہے ایک بزرگ مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید گذرے ہیں۔ وہ ایک جنگ پر جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں انہیں معلوم ہوا ایک سکھ اتنا بڑا تیراک ہے۔ کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ سن کر انہیں اتنی غیرت آئی کہ باوجود اس کے کہ وہ ایک ضروری کام پر جا رہے تھے۔ وہیں ٹھہر گئے۔ اور دریائے اٹک میں انہوں نے تیرنے کی مشق شروع کر دی۔ اور چالیس دنوں کے بعد اُسے چیلنج دیا۔ کہ میرا مقابلہ کر لو۔ چنانچہ اس سکھ سے مقابلہ کیا۔ اور اسے شکست دی۔ تو سچا مومن ایک منٹ کے لئے بھی یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ کوئی اور اول درجہ پر چلا جائے اور یہ دوسرے نمبر پر رہے۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ لوگ اس کام کو جاری رکھیں گے۔ اور روزانہ اس کی پریکٹس کریں گے۔ کوئی کام مشق کے بغیر نہیں آسکتا۔ اور نہ یہ کام مشق کے بغیر آسکتا ہے ؟

پس اس کام کو مسلسل جاری رکھیں۔ اور اس حد تک اس میں ترقی کریں۔ کہ کسی میدان میں دنیا کی کسی کور کے سامنے بلکہ باقاعدہ نظام والی فوجوں کے سامنے بھی اگر کسی وقت کھڑا ہونا پڑے تو دیکھنے والے یہ نہ کہہ سکیں۔ کہ احمدی نوجوان ان سے کم رہے ہیں۔ یہ امید رکھتے ہوئے کہ آپ ان باتوں کو یاد رکھیں گے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہماری نسلوں میں بھی قربانی اور ایثار کی روح پیدا کرے۔ جو صحابہؓ میں تھی۔ اور انہیں اتنی عظیم بالشان قربانیوں کی توفیق دے۔ جو دنیا کو حیرت میں ڈالنے والی ہوں ؟

اس کے بعد افسر جس رنگ میں منتشر کرنا چاہیں منتشر کر سکتے اور آپ لوگ اپنے گھروں کو جا سکتے ہیں ؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ شعبان ۱۳۵۴ھ

احرار مباہلہ کی آڑ میں فتنہ آرائی میں ناکام رہنے کے بعد

امن شکن اجتماع کیلئے نماز جمعہ کی ادائگی کا بہانہ

احرار جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف افترا پردازیوں۔ اور الزام تراشیوں میں حد سے بڑھ گئے۔ اور صریح جھوٹ بول کر عام لوگوں کو دھوکہ اور فریب دینے میں انتہا کو پہونچ گئے۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے زعمارِ احرار کو ان کے سب سے بڑے اس الزام کے متعلق کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (نعوذ باللہ) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کی ہے، مباہلہ کا چیلنج دیا اور مباہلہ کے انعقاد کے متعلق ضروری شرائط کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ان کے تصفیہ کی ضرورت واضح فرمائی۔ احرار کے دل میں اگر کچھ بھی خوفِ خدا ہوتا۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف مذکورہ بالا افترا پردازی کرنے میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتے تو وہ کسی قسم کے ایچ پیچ کے بغیر شرائط کا تصفیہ کرکے مباہلہ کے لئے تیار ہو جاتے۔ لیکن جہاں انہوں نے اپنا سارا زور اس مغالطہ دہی میں صرف کیا۔ کہ وہ مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ وہاں انہوں نے ہر ممکن کوشش اس بات کے لئے کی۔ کہ شرائط طے نہ کریں۔ تاکہ ان پر کسی قسم کی پابندی عائد نہ ہو۔ اور ان کے لئے شورش اور فتنہ و فساد پیدا کرنے کا رستہ کھلا رہے۔ آخر انہوں نے خود ہی تاریخ مقرر کرکے ان لوگوں کو جنہیں وہ اپنا آلہ کار بنائے ہوئے ہیں۔ اور جو بدقسمتی سے ان کے پھندے پھنسے ہوئے ہیں، یہ تحریک شروع کردی۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں قادیان جمع ہو جائیں۔ اور "سرفروش جیش" بنانے اور قادیان پر چڑھائی کرنے کے اعلان کرنے لگ گئے۔ حتےٰ کہ انہوں نے کھلم کھلا یہ بھی لکھدیا۔ کہ قادیان پہونچکر وہ جماعت احمدیہ کی زمینوں پر قبضہ کرلیں گے۔ اور ہزارہا مسلمان ۲۳ - نومبر کو میدانِ مباہلہ میں نکل آئیں گے ؎

ان حالات میں ان لوگوں کا قادیان میں اجتماع چونکہ محض یہ مقصد رکھتا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کے مقدس مذہبی مرکز میں جمع ہوکر ان کے پیشوا کی شان میں بد زبانی کریں۔ ان کے مقدس بزرگوں اور ان کی قابلِ احترام ہستیوں کی تذلیل کریں۔ ان کے مقدس مقامات کو خطرہ میں ڈالیں۔ اور فساد پیدا کرکے مرکزی جماعت کو جانی اور مالی نقصان پہونچائیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ نے بھی ضروری سمجھا کہ اپنے مرکز کی حفاظت کا انتظام کرے۔ اور اعلان کر دیا گیا۔ کہ جب احرار بہ ارادۂ فساد قادیان آئیں۔ تو احمدی احباب ان کے شر کا مقابلہ کرنے کے لئے قادیان پہونچ جائیں ؎

یہاں تک نوبت پہنچ جانے کے باوجود اگر حکومت خاموش بیٹھی رہتی۔ اور احرار قادیان میں اپنے مفسدانہ ارادوں اور اشتعال انگیز حرکات کے ساتھ اجتماع کرتے۔ تو جماعت احمدیہ کے ساتھ ان کا تصادم لازمی امر تھا۔ جس کی ساری ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی۔ اور یہ سمجھا جاتا۔ کہ وہ حکومت جو مسجد شہید گنج کے انہدام کے وقت مسلمانوں کو اس تک پہونچنے سے روکنے کے لئے گولیاں تک استعمال کر سکتی ہے۔ وہ جماعت احمدیہ کے مذہبی مرکز میں ایسے لوگوں کو جن کی احمدیوں سے عداوت اور دشمنی خود اس کے نزدیک مسلم ہے جو امن شکنی کے لئے انتہائی حرکات کرچکے ہیں۔ اور جنہیں قادیان سے کسی قسم کی وابستگی نہیں ہے انہیں روکنے کے لئے اس نے کچھ نہ کیا۔ لیکن حکومت نے عین وقت پر اپنا فرض محسوس کیا۔ اور بڑی مستعدی سے اسے سرانجام دینے کی کوشش کی۔ احراری لیڈروں کے نام نوٹس جاری کئے۔ کہ بحالات موجودہ قادیان یا اس کے نواح میں ان کے اجتماع سے امن عامہ میں خلل پیدا ہونے کا یا کسی بلوہ۔ یا لڑائی کا احتمال ہے۔ اس لئے انہیں اجتماع کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ البتہ اگر مجلس احرار اور جماعت احمدیہ کے نمائندے حکومت کو بصورت تحریر یقین دلا دیں۔ کہ اجتماع کی غرض و غایت کی نوعیت پر فریقین کا اتفاق ہوچکا ہے۔ تو اس صورت میں حکومت اپنے فیصلہ پر نظرِ ثانی کر سکتی ہے ؎

اگر احرار مباہلہ کے لئے تیار ہوتے۔ اور ان کی غرض مباہلہ کرنا ہوتی۔ تو اس مرحلہ پر ہی شرائطِ مباہلہ طے کرنے کے لئے تیار ہوجاتے اور فریقین کی متفقہ تحریر پر حکومت سے مباہلہ کے اجتماع کی اجازت حاصل کرلی جاتی۔ لیکن اس طرح چونکہ انہیں شورش اور فتنہ انگیزی کا موقعہ نہ مل سکتا تھا۔ اس لئے تصفیہ شرائط کے لئے تو پھر بھی آمادہ نہ ہوئے۔ البتہ ایک اور بہانہ سے قادیان میں اجتماع کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ چنانچہ مسٹر مظہر علی نے حکومت کے مذکورہ بالا نوٹس کے جواب میں لکھا۔ "سردست ہمارا مقصدِ وحید یہ ہے۔ کہ نمازِ جمعہ قادیان میں ادا کی جائے جس کے بعد ہم پرامن طریق سے واپس ہو جائیں گے ہاں اگر مرزا محمود احمد نے احرار کو مباہلہ کے لئے پھر دعوت دی۔ اور اس کے متعلق فریقین نے شرائط طے کرلیں۔ تو اس صورت میں مباہلہ بھی کر لیا جائے گا"

کوئی پوچھے قادیان میں احرار کے نماز جمعہ پڑھنے کا مطلب ہی کیا۔ وہ لوگ جو قادیان کو مقدس مقام سمجھتے ہیں جن کے نزدیک قادیان مہبطِ انوارِ الٰہی ہے جنہیں قادیان سے برکات حاصل ہوتی ہیں۔ وہ مذہبی اغراض و مقاصد کے ماتحت قادیان میں آئیں تو ان کا حق ہے۔ لیکن وہ لوگ جو قادیان کو نعوذ باللہ لعنتی زمین قرار دیں۔ جو اسے فرعونی تخت گاہ بتائیں۔ جو اس کا تختہ الٹنے کے خواب دیکھیں۔ ان کا یہ کہنا کہ قادیان میں ان کے اجتماع کا مقصدِ وحید نمازِ جمعہ پڑھنا ہے۔ ایک ایسی بات ہے۔ جسے کوئی عقل مند تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوگی۔ بلکہ ہر سمجھدار انسان یہی کہیگا۔ کہ اس بہانہ سے احرار قادیان میں جمع ہونا چاہتے تھے۔ تاکہ کسی نہ کسی طرح قادیان میں پہونچکر امن شکنی کے مرتکب ہو سکیں ؎

چونکہ حکومت پر ان کی یہ بہانہ سازی واضح ہو چکی تھی۔ اس لئے اس نے جواب دیا۔ کہ مجلس احرار اور جماعت احمدیہ کے درمیان تعلقات کی جو حالت اس وقت ہے۔ اس کی موجودگی میں حکومت کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ جس نوعیت اور جس پیمانہ کا اجتماع آپ قادیان میں کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے متعلق یہی فیصلہ کرے۔ کہ اس سے امن عامہ میں خلل واقعہ ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ بدیں وجہ حکومت اس اجتماع کے متعلق اپنے رویہ کو تبدیل نہیں کر سکتی۔ اس کے بعد احرار نے اب یہ اعلان کیا ہے۔ کہ وہ ۶ - دسمبر کو قادیان میں خالص جمعہ کی نماز کی ادائگی کے لئے" جمع ہونگے۔ اور دیکھیں گے۔ کہ حکومت قادیان میں احرار کے ایسے اجتماع کو بھی برداشت کر سکتی ہے۔ یا نہیں ؎

مگر صاف ظاہر ہے۔ کہ اس اعلان میں سوائے تاریخ کی تبدیلی کے اور کوئی بات ایسی نہیں۔ جو احرار کے ان سابقہ فتنہ انگیز ارادوں اور امن شکن منصوبوں میں تبدیلی ظاہر کرے۔ احرار پہلے مباہلہ کے بہانہ سے نہ کہ مباہلہ کرنے کے لئے قادیان میں آنا چاہتے تھے۔ اب وہ نماز جمعہ کی ادائگی کے بہانہ سے اپنا وہ مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جس میں ناکام رہ چکے ہیں۔ اور جو سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے مرکز میں احمدیوں کے مذہبی جذبات کو کچل کر فساد کھڑا کر دیں۔ مباہلہ کے متعلق بہانہ سازیوں کا راز تو احرار کی ان امن شکن تیاریوں اور اشتعال انگیز فتنہ پردازیوں سے ہوگیا۔ جو تصفیہ شرائط سے پہلو تہی کرتے ہوئے ان سے رونما ہورہی تھیں۔ اور ان کے اس اعلان نے کہ "ان کے ساتھ بینڈ بھی ہوگا۔ جو وقتاً فوقتاً ترانوں سے سامع نوازی کرتا رہیگا" (مجاہد ۱۹ - نومبر) تو بالکل ہی واضح کر دیا۔ کہ مباہلہ ان کی نگاہ میں کھیل تماشہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ اور ان کی "نمازِ جمعہ" کی حقیقت اس طرح کھل گئی ہے۔ کہ مباہلہ کی بے جا آڑ لے کر اجتماع کرنے میں ناکام رہنے کے بعد قادیان میں نماز جمعہ کی ضرورت اب ظاہر کر رہے ہیں۔ پہلے اس کی ادائگی کی ضرورت کیوں نہ تھی اور اگر پہلے اس کا ادا نہ کرنے کی وجہ سے ان کا کوئی حرج نہ ہوا۔ تو اب بھی نہیں ہو سکتا۔

ناقدردانانِ وفا سے شکوہ

از جناب ذوالفقار علی خان صاحب گوھر رامپوری

کھیل سمجھے ہیں ہماری گریہ وزاری کو آپ
توڑتے ہیں خود ہی آئین جہانداری کو آپ

دشمنوں کو سونپ بیٹھے کر آئے غمخواری کو آپ
کیوں بڑھاتے ہیں ہمارے دل کی بیماری کو آپ

پوچھتے ہیں مجھ سے میری نوع بیماری کو آپ
یہ دل آزاری کو آئے ہیں کہ غمخواری کو آپ

آپ کا عزم آپ کا مقصد ہمیں معلوم ہے
گو چھپائیں جو رِ نازیبا کی تیاری کو آپ

کہہ رہی ہیں قصۂ شب آپ کی چشم حزیں
لاکھ پردہ میں رکھیں اس طول بیداری کو آپ

آج ہیں انجام سے بے فکر لیکن ایک دن
سر پکڑ کر روئیں گے اپنی دل آزاری کو آپ

ان کے ہتھے چڑھ کے یوں ہوتے نہ رسوائے جہاں
گر سمجھ لیتے عدو کی طرزِ عیاری کو آپ

مے کشوں کی چیرہ دستی کا گلہ واعظ غلط
چاک ہونے دیجئے اس دلقِ مکاری کو آپ

بے خبر کیوں ہو گئے ہیں آپ احساسات سے
کیا مٹاتے ہیں زمانہ سے وفاداری کو آپ

اس دلِ مضطر پہ میرے ہاتھ رکھ کر دیکھئے
پھر سمجھ جائیں گے خود تاثیر دلداری کو آپ

آستیں میں سانپ پالیں اور پھر ہوں مطمئن
کیا بھلا بیٹھے ہیں غداروں کی غداری کو آپ

اپنی بدعہدی پہ پھر مجھ سے توقع صبر کی
کرتے ہیں دشوار تر کیوں میری دشواری کو آپ

مجھ سے امیدِ وفا رکھنے کا حق ہوگا جبھی
چھوڑ دیں جب روز اپنی اس جفاکاری کو آپ

حضرت گوھر جنوں ہی میں ہے عیشِ دائمی
طاق پر رکھ دیجئے اب اپنی ہشیاری کو آپ

احراریوں کا فریضۂ جمعہ کی ادائیگی سے انکار

کیا احراری شریعت محمدیہ پر عامل ہیں؟

نماز جمعہ کی فرضیت کا حکم قرآن مجید کی سورۂ جمعہ میں موجود ہے۔ اور اس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے یہ تاکیدی ارشاد فرمایا ہے۔ کہ نماز جمعہ کے وقت بیع وشرا دنیاوی کو چھوڑ کر نماز جمعہ ادا کی جائے۔ اور یہود کا واقعہ بیان کر کے کہ جب انہوں نے سبت کی تعظیم نہ کی۔ تو اللہ تعالےٰ نے ان پر لعنت کی جس کے نتیجہ میں بندروں کی مانند ہمیشہ کے لئے وہ دوسروں کے محکوم بنا دیئے گئے۔ یہ بتایا گیا تھا۔ کہ اگر مسلمان بھی جمعہ کی تعظیم نہ کریں گے۔ اور اس دن کی مقررہ عبادت کو بجا نہ لائیں گے۔ تو وہ بھی یہود کی طرح لعنت الٰہی کے سزاوار ہوں گے۔ علاوہ ازیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ کی فضیلت اور اس کی اہمیت کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ من ترک الجمعۃ من غیر ضرورۃ کتب منافقا (مشکوٰۃ) یعنی جس نے بغیر ضرورت شرعی جمعہ کی نماز چھوڑی وہ منافق لکھا جائے گا۔

اسی طرح فرمایا من ترک الجمعۃ من غیر عذر طبع علیٰ قلبہ کہ جس نے بغیر عذر شرعی کے جمعہ کی نماز چھوڑی۔ اس کے دل کی روشنی اور نور چھینا جاتا ہے۔ اسی طرح فرمایا کہ ان یوم الجمعۃ مثل یوم عرفۃ کہ جمعہ کا روز ایسا ہی مبارک ہے۔ جیسا کہ حج میں عرفات کا دن اور عذر شرعی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ ہر وہ شخص جو اللہ اور آخرت پر ایمان لاتا ہے۔ فعلیہ الجمعۃ الا مریض او مسافر او امرأۃ او صبی او عبد مملوک۔ کہ اس پر جمعہ کے دن جمعہ کی نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ بیمار ہو یا مسافر ہو یا عورت یا بچہ ہو۔ یا غلام ہو۔

لیکن قادیان میں احراریوں کے شورش پسند افراد نے ۲۲ تاریخ کو باوجودیکہ مندرجہ بالا امور میں سے کوئی بات بھی نہ پائی جاتی تھی۔ یعنی نہ تو وہ بیمار تھے نہ سارے مسافر تھے۔ اور نہ ہی یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ عورتیں تھیں۔ اور نہ ہی وہ بچے تھے۔ اور نہ عبد مملوک تھے۔ بلکہ بزعم خود احرار (آزاد) تھے نماز جمعہ عمداً چھوڑ دی۔ اور اپنے علماء کی موجودگی اور انکے حکم سے اس فریضہ خداوندی سے سرتابی کی یہ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ انہیں مسجد میں آنے سے کسی نے روکا تھا۔ بلکہ وہ اپنی جامع مسجد میں حسب دستور جمع ہوئے اور چند منٹ مشورہ کرتے رہے۔ اور اس کے بعد گورنمنٹ کے خلاف لوگوں کو نفرت دلانے کی یہ تجویز سوچی۔ کہ آج جمعہ کی نماز نہ پڑھی جائے۔ تاکہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ کہ گویا گورنمنٹ نے انہیں فریضۂ خداوندی ادا کرنے سے روکا ہے۔ چنانچہ اخبار "مجاہد" مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۳۵ء میں لکھا ہے

"باوجود دیہات میں سرکاری اور قادیانی اشخاص کے پروپیگنڈے کے حسب دستور مسلمان اپنی مسجد میں جمع ہوئے۔ مگر آج پیش آمدہ حالات کی بناء پر بالاتفاق یہ قرار پایا۔ کہ حکومت کی پالیسی نے چونکہ نماز جمعہ کے لئے امن کی شرط کو مفقود کر دیا ہے۔ اس لئے فریضہ جمعہ ادا نہیں کیا جا سکتا۔"

اب بتایا جائے کہ کیا ان دین ودیانت سے آزاد (احرار) لوگوں کا یہ فعل شریعت محمدیہ کے مطابق ہے یا اس کے برخلاف اور شریعت غرّا کے احکام سے صریح سرتابی اور اس کے ساتھ تمسخر واستہزاء؟ گورنمنٹ نے انہیں جمعہ کی نماز ادا کرنے سے قطعاً نہیں روکا۔ جیسا کہ ان کا اقرار ہے۔ کہ "حسب دستور مسلمان اپنی مسجد میں جمع ہوئے" ہاں قادیان میں شرارت اور فساد کی نیت سے آنیوالے چند شوریدہ سر لوگوں کو ضرور منع کیا گیا۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ ہزاروں کی تعداد میں جمعہ کے دن قادیان میں آکر مظاہرہ کرنے کا سوائے اس کے اور کوئی مطلب نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ یہاں فساد اور شرارت کی نیت سے آنا چاہتے تھے۔ کیونکہ قادیان ان کے نزدیک کوئی مقدس مقام نہیں کہ وہ جمعہ کی نماز یہاں آکر بغرض حصول ثواب ادا کرتے۔ پس یہ کہنا کہ حکومت نے نماز جمعہ کے لئے امن کی شرط کو مفقود کر دیا۔ ایک بہتان اور کذب صریح ہے۔ کیا احرار سمجھتے ہیں۔ کہ اس طرح وہ خدا تعالیٰ کو دھوکہ دے سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ تو ان کے دلوں کے پوشیدہ رازوں سے بھی واقف ہے۔ اس لئے وہ مخلوق کو تو دھوکہ دے سکتے ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ کو نہیں دے سکتے۔ یخادعون اللہ والذین آمنوا وما یخدعون الا انفسھم وما یشعرون۔ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا

مکتوب جاپان بذریعہ ہوائی ڈاک

مشرق کی سب سے طاقتور حکومت جاپان کے اہم سیاسی مسائل

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

چین اور جاپان

کوبے یکم نومبر۔ چین میں صورتِ حالات نازک سے نازک تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ ایک طرف تو جاپان کی طرف سے بار بار اور ہر دفعہ پہلے سے زیادہ سختی کے ساتھ اس امر کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ چین نے جو عہد و پیمان جاپان کے ساتھ شمالی چین سے تعلق رکھنے والے معاملات بارے میں اور خلافِ جاپان تحریکوں کو کچلنے کے متعلق کئے ہوئے ہیں۔ ان کو عملی جامہ پہنانے اور حقیقت میں تبدیل کرنے کی جلد سے جلد کوئی صورت پیدا کی جائے۔ کیونکہ جاپان کے نزدیک چین کی موجودہ رفتار ان امور کے بارہ میں کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر رہی۔ بلکہ اس کو دیکھ کر یہ شبہ گزرتا ہے۔ کہ شائد چین ان وعدوں کو دیانت داری کے ساتھ پورا کرنے کے لئے تیار نہیں۔ دوسری طرف شمالی چین میں خود مختار آٹونومس حکومت کی تحریک روز بروز طاقت پکڑتی جا رہی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس تحریک کو قابو میں لانے کی سکت کسی چینی لیڈر میں نہیں۔ یہ بھی سننے میں آیا ہے۔ کہ جنرل فینگ نے اپنی گوشہ نشینی کو ترک کر دینے اور پھر سیاسی اور ملکی معاملات میں حصہ لینے کی ٹھان لی ہے۔ یہ جنرل فینگ عیسائی جنرل کے لقب سے بھی مشہور ہیں کسی زمانہ میں یہ چین کی چوٹی کے سرکردہ لوگوں میں سے تھے۔ مگر ۱۹۳۳ء میں جب انہوں نے جنرل چیانگ کیشک کے اثر کو زائل کرنے کے لئے کوشش کی تھی۔ اور وہ ناکام رہی۔ تو یہ عزلت گزین ہو گئے۔ جنرل فینگ کے عروج کے زمانہ میں اس کے دو معتمد مددگار و معاون جنرل ہان فوچو۔ اور جنرل سنگ چی یوان تھے۔ جو اس وقت شمالی چین میں اہم عہدوں پر ہیں۔ جنرل ہان علاقہ شنتنگ میں سب سے زیادہ اثر اور طاقت رکھتا ہے۔ اور جنرل سنگ چینی افواج متعینہ علاقہ ٹانگ کو ٹینٹ لین کا کمانڈر ہے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ جنرل ہان نے اپنے سابقہ سردار پر زور دیا۔ کہ وہ اس نازک وقت میں ملک کی نجات کے لئے گوشہ نشینی ترک کر دیں اور یہ باور کیا جاتا ہے۔ کہ جنرل ہان اور جنرل فینگ میں آپس میں بات طے ہو چکی ہے۔ چنانچہ جنرل فینگ نینکنگ آ رہا ہے۔ جہاں کومنٹانگ کی چھٹی پلینم کانفرنس میں چین بڑی کڑی اصلاحات پر مشتمل تجاویز پیش کریں گے۔

جنرل چیانگ کیشک جو اس وقت تمام چینی لیڈروں میں سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ ان دنوں عجیب مصیبت میں ہے۔ ایک طرف تو جاپانی وزارتِ خارجہ۔ اور فوجی محکمہ کی طرف سے سختی کے ساتھ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ معاہدات کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ اگر جنرل چیانگ ان مطالبات کو زیادہ دیر تک ٹالتے رہنے کی کوشش کرے۔ تو ایک تو یہ اندیشہ ہے۔ کہ جاپان اس لیت و لعل سے تنگ آ کر کوئی زیادہ مؤثر اقدام شروع کر دے گا۔ دوسرے ہو سکتا ہے۔ کہ اس کو یہ اندیشہ بھی ہو۔ کہ موجودہ پالسی کے نتیجہ میں کوئی تغیر ملک میں پیدا ہو جائے۔ اور کوئی نیا لیڈر افق پر آ جائے۔ دوسری جانب سے جنرل چیانگ کو یہ بھی خطرہ ہے۔ کہ بھٹی میں گرنے سے بچنے کے لئے اگر وہ کوئی ایسی حکمت عملی اختیار کرے جس سے جاپان مطمئن ہو جائے۔ تو یہ بات یقینی ہے۔ کہ جنرل چیانگ کا مخالف گروہ کبھی اس کو چین سے نہیں بیٹھنے دیگا جو ہمیشہ اس بات کی انتظار میں رہتا ہے۔ کہ جاپان کے ساتھ معاملہ کرنے میں چیانگ سے کوئی کمزوری سرزد ہو۔ تو وہ اس کو آلہ کار بنا کر چینیوں کی نظر میں اسے گرا دے۔

چین میں ایک دھندلا سا نقشہ ان اثرات کا بھی ہے۔ جو چین میں جاپان کی بڑھتی ہوئی طاقت کو روکنے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ مگر کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ ابھی معلوم نہیں۔ کہ جنرل فینگ نے کوئی اقدام کیا۔ تو نقطۂ نگاہ جاپان کی مخالفت میں کام کرنے والے اثرات سے ملتا ہوگا۔ یا از قسم دیگر۔

ہفتہ ھذا میں ایک دلچسپ بات یہ ظہور میں آئی ہے۔ کہ یہاں کے ایک نہایت با اثر اور سرکاری حلقوں تک رسائی رکھنے والے اخبار نے شمالی چین کی تحریک آزادی کے متعلق ایک نقطۂ نگاہ جاپان کے فوجی محکمے کی طرف منسوب کر کے شائع کیا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ کسانوں کے اندر جو تحریک پیدا ہوئی ہے۔ یہ حکومت کی بد انتظامی۔ اور ان ناواجب طور پر بھاری ٹیکسوں کا نتیجہ ہے۔ جو باوجود کسانوں کی بوجہ سیلاب و قحط سالی انتہائی مفلسی کے ان پر عائد ہیں۔ دوسری قابل ذکر بات یہ ہے کہ جنرل شانگ نے جو صوبہ ہوپی کے حاکم اعلیٰ ہیں۔ مارشل لاء جاری کر دیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانی افواج کے مقامی افسر نے ایک انتباہ اس امر کا جاری کیا ہے کہ اگر چینی حکومت موجودہ شورش کو دبانے کے لئے فوج کو کام میں لائے گی۔ تو علاوہ اس کے کہ اس کا ایسا کرنا باکسر پروٹوکول کی خلاف ورزی ہو گی۔ یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسا کرنے سے صورتِ حالات اور زیادہ نازک ہو جائے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے۔ کہ جس علاقہ میں یہ تحریک اٹھی ہے۔ اس میں کچھ تو چین demilitarized zone میں واقعہ ہے۔ اور کچھ اس زون کے ساتھ ملا ہوا ہے مگر ایک خبر اس علاقہ کے متعلق امید افزا بھی پہونچی ہے۔ وہ یہ کہ ضلع سیانگھو میں جہاں سے تحریک کی ابتدا ہوئی تھی۔ کسانوں اور حکام کے مابین سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ ۲۸ اکتوبر دو صد پیس گارڈز اس شہر میں داخل ہو گئے۔ اور کسانوں نے اس حاکم کو تسلیم کر لیا۔ جس کو صوبہ جاتی حکومت نے اسی ضلع کے لئے مقرر کر کے بھیجا تھا۔ یہ ۲۰۰ پیس گارڈز (امن کے سپاہی) جنرل شانگ نے جاپانی فوجی افسر کے ساتھ اس بارہ میں بات چیت کرنے کے بعد بھیجے تھے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس علاقہ کی شورش کے اہم نتائج کے پیش نظر حکومت ہائے برطانیہ۔ فرانس۔ اور امریکہ نے اپنے اپنے سفیروں کو ہدایت کی ہے۔ کہ اس کے متعلق تحقیقات کریں۔

چینی سفیر متعینہ ٹوکیو واپس جا رہے ہیں۔ روانگی سے قبل انہوں نے وزیر جنگ۔ وزیر مال اور وزیر خارجہ سے ملاقاتیں کیں۔ وزیر مال کی نسبت باور کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے اس موقعہ پر یہ کہا کہ چین کی اقتصادیات کو درست کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ چین کی کرنسی کو مضبوط کیا جائے بنا بریں انہوں نے کہا۔ کہ چین کو چاہئے جتنی چاندی ہو سکے۔ اکٹھی کرے۔ اور غیر ملکی بنکوں کو نوٹ جاری کرنے کے جو حقوق قبل ازیں حاصل تھے۔ ان کو پھر بحال کر دے۔ نیز انہوں نے کہا کہ چین اگر غیر ممالک سے نقدی کی صورت میں قرض لے گا۔ تو یہ اس کی اقتصادیات کے لئے اتنا مفید نہ ہوگا۔ جتنا مال کی صورت میں قرض لینا۔ وزیر خارجہ سے ملاقات کے دوران میں سفیر چین نے اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا۔ کہ ممکن ہے۔ وہ سفیر کی حیثیت سے جاپان کو نہ لوٹیں۔ کیونکہ بعض صورتیں پیدا ہو جانے پر یہ بھی ممکن خیال کیا جاتا ہے کہ وہ چین کے وزیر خارجہ مقرر ہو جائیں۔

جرمنی اور مانچوکو کی تجارت

جاپان جرمنی اور مانچوکو کی تجارت کو ترقی دینے کے لئے ایک اقتصادی جرمن مشن وسط نومبر میں مانچوکو کو جا رہا ہے۔ اس مشن کے کام کا ایک نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جرمنی سے مشینری کی درآمد مانچوکو میں ہو۔ اور مانچوکو کی پیداوار جرمنی جائے۔ یہ بھی سنا جاتا ہے۔ کہ ایک بڑی کمپنی جرمنی سے کچھ قرضہ لے گی۔ جس کو وہ مانچوکو میں کان کنی وغیرہ کے کاموں کو ترقی دینے میں استعمال کریگی۔ اور اسی قرضہ کو جرمنی کے ہاتھ beans اور مانچوکو کا لوہا فروخت کر کے ادا کرے گی۔

رُوس اور مانچوکو کی حدود

واقعہ سوئی جبتن ہو کے بعد رُوس کی طرف سے یہ تجویز پیش ہوئی تھی۔ کہ جاپان مانچوکو اور روس کے نمائندوں کی ایک کمیٹی اس واقعہ کی تحقیقات کے لئے مقرر کی جائے۔ جب چند دن ہوئے رُوسی سفیر نے جاپانی وزیر خارجہ سے اس کا جواب مانگا تو وزیر خارجہ نے جواب میں یہ تجویز پیش کی۔ ان تینوں ملکوں کی کمیٹی مانچوکو اور رُوس کی حدود کا فیصلہ اور نشان دہی کے لئے مقرر کی جائے۔

معاملاتِ اندرونِ ملک

جاپان کے اندرون ملک معاملات میں سے تین قابل ذکر ہیں۔ ایک وزارتِ جنگ نے فیصلہ کیا ہے کہ فارم آف سٹیٹ کے سوال کے سلسلہ میں وُہ موجودہ حکومت کو اور زیادہ تنگ نہیں کریگا۔ مگر بایں ہمہ بعض حلقے اور اثرات ملک میں ایسے بھی ہیں۔ کہ وُہ برابر گورنمنٹ پر زور دیتے جائیں۔ تاہم ان حلقوں کی طرف سے دباؤ پڑنے سے حکومت کو وہ پریشانی نہ ہوگی۔ جو وزارتِ جنگ سے اس کو ہوئی ہے۔ اس صورتِ حال کی اصلاح کے ساتھ یہ بات بھی آئی ہے کہ موجودہ حکومت اس بارہ میں اقدام کر رہی ہے۔ کہ ملک کے سرکردہ حلقہ ہائے خیال اور آرگنز کے نمائندوں کی ایک کمیٹی کا تقرر کیا جائے۔ جو فارم آف سٹیٹ کے سوال کی پوری چھان بین کرے۔ اور پھر اس کمیٹی کی رپورٹ پر غور و خوض ہو چکنے کے بعد اس سوال کا کوئی دائمی حل نکالا جائے۔

دوم۔ جاپان کی ۱۹۳۴ء کی مردم شماری کے اعداد شائع ہوئے ہیں۔ ان اعداد سے ظاہر ہے کہ اس سال میں جاپان کی آبادی میں ۱۸۰۰۰۰۰ کی زیادتی ہوئی ہے۔ مگر یہ زیادتی اس سے پہلے سال کی نسبت بقدر ۱۲۰۰۰۰ کم ہے۔ گو محض ایک سال کے اعداد و شمار سے یہ نتیجہ نکالنا غلطی ہوگی۔ کہ جاپان کی آبادی کی ترقی کی رو اپنا زور دکھا چکی ہے۔ تاہم زیادتی کی رفتار میں یہ کمی تشویش کا موجب ضرور ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ یہ کمی پیدائش میں کمی کی وجہ سے ہوئی ہے۔

تیسرے۔ یہ سُنا گیا ہے۔ کہ وزارتِ خارجہ کی خواہش ہے۔ کہ جاپان کی ڈپلومیٹک سروس میں نیا خون داخل کیا جائے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے۔ کہ عنقریب چھ سفیر یا تو ریٹائر ہو جائیں گے۔ یا ویٹنگ لسٹ پر آ جائیں گے۔ سفیر متسودیرا جو عرصہ سے ریٹائر ہونے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ ان کی نسبت معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ اس بات پر رضامند ہو گئے ہیں۔ کہ اپنی چھٹی کاٹ کر واپس لنڈن چلے جائیں۔ مگر سفیر آری یوشی متعینہ چین ریٹائر ہونے کی اصرار سے اجازت طلب کر رہے ہیں۔ ان کی درخواست منظور کر لی جائے گی۔ مگر جب تک موجودہ گفت و شنید جو چین اور جاپان میں ہو رہی ہے ختم نہ ہو جائے۔ آری یوشی ریٹائر نہیں ہوں گے۔ گمان کیا جاتا ہے۔ کہ موجودہ گفت و شنید دسمبر کے آخر تک ختم ہو جائے گی۔

چھ سفیر جو یا تو ریٹائر ہو جائیں گے یا ویٹنگ لسٹ پر آ جائیں گے۔ وہ متسودیرا اور آری یوشی دونوں کے علاوہ ہیں۔

احرار تمام ملّتِ اسلامیہ سے برسرپیکار

حصولِ وزارت کیلئے تمام مسلمانوں کو تباہ اور غیر مسلموں کی رضا حاصل کرنیکی کوشش

معزز معاصر انقلاب (۲۳ر نومبر) احرار کی تمام مسلمانوں کے خلاف تباہ کن سرگرمی اور غیر مسلموں کی رضاجوئی کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:-

"مجلس احرار اسلام کے قیام کی وجہ یہ تھی۔ کہ بعض بزرگوں نے نہرو رپورٹ پر دستخط کر کے مسلمانوں میں ذلت و رسوائی اٹھائی تھی۔ وہ آخر میں ہندوؤں کے طرزِ عمل سے بھی سخت مایوس ہو گئے تھے اور چاہتے تھے۔ کہ مسلمانوں کو مخالفِ اسلام طاقتوں کے خلاف منظم کریں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے تمام پرانے سیاسی عقائد کو بالائے طاق رکھکر علی الاعلان جداگانہ انتخاب کی حمایت شروع کر دی۔ اور "انقلاب" نے صبح کے بھولے کو شام کے وقت گھر واپس آتے دیکھکر بے حد خوشیاں منائیں۔

خیال یہ تھا۔ کہ پرانے کارکنوں کی جماعت اغیار کے حملوں سے مسلمانوں کی حفاظت و مدافعت کرے گی اور مسلمانوں کو حتی الوسع سیاسی اعتبار سے ایک ہی لڑی میں پرو دیگی۔ لیکن "خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم"۔ آج مجلس احرار کا پروگرام یہ ہے۔ کہ اپنے سوا ہندوستان میں کسی شرعی یا عرفی مسلمان جماعت کو باقی نہ رہنے دیا جائے۔ چنانچہ اس پروگرام پر نہایت سرگرمی سے عمل کیا جا رہا ہے۔

آج مجلس احرار اسلام اللہ کے فضل سے مسلمانوں کے مقابلہ میں بے شمار محاذات پر لڑ رہی ہے۔

۱۔ اس کے نزدیک قادیانی اور لاہوری احمدی کافر اور خارج از ملتِ اسلام ہیں۔ لہٰذا وُہ ان سے برسرپیکار ہے۔

۲۔ اس کے نزدیک آل انڈیا مسلم کانفرنس اور آل انڈیا مسلم لیگ کے تمام ممبر اور کارکن اور عہدہ دار رجعت پسند اور ٹوڈی اور خوشامدی ہیں۔ چنانچہ انکے خلاف بھی جہاد جاری ہے۔

۳۔ اس کے نزدیک علامہ عنایت اللہ مشرقی اور ان کے ہزار ہا خاکسار غلط کار۔ گمراہ۔ عاصی بلکہ کافر و مرتد ہیں۔ لہٰذا ان کے ساتھ بھی مجلس مذکور کی سخت لڑائی ہے۔

۴۔ اس نے ایک آدھ اہل حدیث کو ساتھ ملاکر اب سلطان ابن سعود کے خلاف بھی کام شروع کر دیا ہے۔ لیجئے وہابی بھی گئے۔

۵۔ اس کے نزدیک مجلسِ اتحادِ ملت اور اس کی تمام شاخیں اور ان کا "امیر ملت" سب کے سب غلط کار اور فتنہ پرور ہیں۔ اور ان کے حامی بریلوی اور بدایونی اور شیر کوٹی سب کے سب گمراہ ہیں۔

غرض مجلس احرار اسلام ساری ملت کے خلاف برسرپیکار ہے۔ غالباً بزرگانِ احرار اپنی خلوتوں میں یہی دعائیں مانگتے ہونگے۔ کہ الٰہی ملتِ اسلام کے تمام فرقوں اور گروہوں کو شکست دے۔ اور ہمارے جھنڈے کو بلند کر۔

ہندوؤں کی پاسداری کا یہ عالم ہے۔ کہ پنجاب کے زمینداروں کے مالیہ میں تخفیف کی قرارداد تو منظور کر دی۔ لیکن ان کے قرضے کے متعلق ایک لفظ نہ کہا۔ تاکہ کہیں ہندو ساہوکاران کے اور ان کے اخبار سے ناراض نہ ہو جائیں۔

مجلس عالیہ احرار اسلام۔ اس کے شعبۂ تبلیغ اور اس کے شعبۂ سیاست نے شاید یہ خبر آج تک سُنی ہی نہیں۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر نے ہندو مذہب کو ترک کر دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور لاکھوں کروڑوں اچھوت کسی ایسے مذہب کی تلاش میں تڑپ رہے ہیں۔ جو انہیں عزت۔ اخوت اور مساوات بخشے۔ احرار اسلام نے اس مسئلہ کے متعلق بھی زبان تک نہیں ہلائی۔ کہ مبادا ہندو اخبارات اور کانگریسی ہندو دوست ناراض ہو جائیں اور اچھے خاصے "آزادی خواہ" لوگ "رجعت پسند" بن جائیں۔

گویا پنجاب کی سیاسیات کا تازہ ترین "فارمولا" یہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں تفرقہ ڈالو۔ ہندوؤں اور سکھوں کو رضامند کرو۔ اور وزارت حاصل کرلو۔" اللہ بس باقی ہوس۔

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے رائے دہندگان کی فہرست کے متعلق سرکاری اعلان

(۱) آئندہ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے جو جدید گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے ماتحت قائم ہونے والی ہے ایک عارضی فہرست رائے دہندگان مئی سے جولائی گذشتہ تک مرتب کی گئی تھی۔ (۲) اب پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے باقاعدہ فہرست رائے دہندگان کی تیاری آئندہ چند یوم کے دوران میں شروع کی جائیگی اس کے لئے عارضی فہرست رائے دہندگان کی نظر ثانی کی جائے گی۔ اور جدید نام جن کا اندراج ضروری ہو۔ درج کئے جائیں گے۔ (۳) قانونی وجوہ کی بنا پر اس فہرست کا دو حصوں اور دو مختلف اوقات میں مرتب کرنا ضروری ہے۔ پہلے حصے میں جواب مرتب کیا جائے گا۔ صرف ان اشخاص کا نام درج ہونگے جن کے نام ان کی اپنی درخواست کے بغیر درج کئے جاتے ہیں۔

(۴)۔ ان عورتوں کے اندراج نام کے متعلق جو خواندگی کی بنا پر یا اپنے خاوندوں کی صفات کی بنا پر اندراج نام کا حق رکھتی ہیں۔ اور ان اشخاص کے اندراج نام کے متعلق جو خواندگی یا دیگر تعلیمی صفات کی بنا پر درج ہو سکتے ہیں: یعنی ان تمام اشخاص کے بارہ میں جن کے اندراج نام کے لئے ان کی اپنی درخواست ضروری ہے۔ قانون کی رو سے فی الحال کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ ان کے نام فہرست رائے دہندگان کے دوسرے حصے میں درج ہونگے۔ جو مابعد تیار کیا جائیگا۔ رائے دہندگان کی ان جماعتوں کے متعلق ایک اور اعلان مناسب وقت پر شائع کیا جائے گا۔ (۵) لہذا پبلک کو اس وقت اس قسم کی درخواستوں سے کوئی سروکار نہیں رکھنا چاہیئے۔ وہ صفات جن کی بنا پر فہرست رائے دہندگان کے حصہ اول میں جواب مرتب کیا جائے گا مستحق اشخاص کے نام درج کئے جا سکتے ہیں۔ حسب ذیل ہیں۔ ایسے اشخاص جن کو ان میں سے کوئی صفت حاصل نہیں ہے۔ فہرست کی تیاری سے سردست کوئی تعلق نہیں رکھتے (۶) تاہم ان اشخاص کو جن کو انکم ٹیکس کی ادائیگی کی بنا پر رائے دہندگی کا حق حاصل ہے۔ یہ یاد دلانا ضروری ہے کہ ان کو پٹواریوں اور محرروں کو مطلع کر دینا چاہیئے کہ وہ انکم ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ اس لئے کہ جب تک پٹواریوں اور محرروں کو مطلع نہ کیا جائے ان کے لئے یہ جاننا مشکل ہے۔ کہ کون انکم ٹیکس دیتا ہے۔ اور کون نہیں دیتا۔ توقع ہے۔ کہ فہرستوں کو تا بحد امکان مکمل اور درست بنانے کی غرض سے پبلک پٹواریوں اور محرروں کی پوری طرح سے مدد کرے گی۔ (۷) پٹواری اور محرر ناموں کا اندراج اپنے کاغذات مال کے معائنہ اور دیہات اور قصبوں میں خانہ بخانہ دریافت کے بعد کریں گے۔

(۸) اس فہرست رائے دہندگان میں مسلمانوں سکھوں۔ ہندوستانی عیسائیوں۔ اینگلو انڈینوں یوروپینوں اور عام رائے دہندگان (جن میں ہندو اور تمام وہ رائے دہندگان شامل ہیں۔ جن کا متذکرہ صدر جماعتوں میں سے کسی کے ساتھ تعلق نہیں ہے) کے نام درج ہونگے کسی رائے دہندہ کا نام ایک سے زیادہ جگہوں میں نہیں درج کیا جائے گا۔ رائے دہندگان کے نام اسی رقبہ میں درج کئے جائیں گے جس میں وہ بالعموم رہائش رکھتے ہیں۔ اگر کسی رائے دہندہ کو ایک سے زیادہ جگہوں میں رہائشی صفت حاصل ہے۔ تو اس کو اس مقام کے اندراج کنندگان کو مطلع کر دینا چاہیئے۔ جہاں وہ اپنے نام کا اندراج چاہتا ہے۔ (۹) "یوروپین" سے مراد وہ شخص ہے۔ جس کا باپ یا سلسلہ ذکور میں جس کے دیگر مرد اجداد میں سے کوئی مرد یوروپین نسل سے ہے یا تھا اور جو ہندوستان کا باشندہ نہیں۔ "اینگلو انڈین" سے مراد وہ شخص ہے۔ جس کا باپ یا سلسلہ ذکور میں جس کے دیگر مرد اجداد میں سے کوئی مرد یوروپین نسل سے ہے یا تھا۔ لیکن جو ہندوستان کا باشندہ ہے۔ (۱۰) عارضی فہرست کی نظر ثانی اور صفات رکھنے والے رائے دہندگان کے نام کا اندراج جو اس فہرست میں نہیں ہوا تھا۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء تک جاری رہے گا۔ بجز یوروپینوں اور اینگلو انڈینوں کے۔ جن کی عارضی فہرست گذشتہ موسم گرما میں نہیں بنائی گئی تھی۔ ان کے ناموں کا اندراج ۳۱ جنوری ۱۹۳۶ء تک جاری رہے گا۔

(۱۱) فہرست رائے دہندگان میں اس شخص کا نام درج کیا جائیگا (ل) جو ایسی زمین کا مالک ہو جس کا تشخیص شدہ معاملہ ۵ روپیہ سالانہ سے کم نہیں۔ یا (ب) جو کسی زمین پر۔ جس کا تشخیص شدہ معاملہ ۵ روپے سالانہ سے کم نہیں۔ حق موروثیت رکھتا ہو۔ یا (ج) جو ایسا معافی دار یا جاگیردار ہو۔ جس کی معافی یا جاگیر ۱۰ روپے سالانہ سے کم نہیں۔ یا (د) جو رقبہ متعلقہ میں کم از کم ۶۔ ایکڑ آب پاش اراضی یا کم از کم ۱۲۔ ایکڑ غیر آب پاش اراضی بحیثیت مزارعہ قابض ہو۔

(تشریح:۔ اگر کوئی مزارعہ ہر دو قسم کی اراضی پر قابض ہے۔ اور ہر دو اقسام کی اراضی کا رقبہ علی الترتیب ۶۔ ایکڑ اور ۱۲ ایکڑ سے کم نہیں۔ تو اس کو حق رائے دہندگی حاصل ہوگا۔ بشرطیکہ آب پاش زمین کا کل رقبہ اور غیر آب پاش زمین کا نصف رقبہ مل کر ۶۔ ایکڑ سے کم نہ ہو۔) یا (ہ) جو گذشتہ ۱۲ ماہ ایسی جائداد غیر منقولہ کا مالک چلا آیا ہو جس کی مالیت دو ہزار روپیہ سالانہ سے کم نہ ہو یا سالانہ کرایہ کم از کم ۶۰ روپے ہو اس جائداد میں زرعی اراضی شامل نہیں۔ لیکن اس پر تعمیر شدہ مکان شامل ہے۔

تشریح:۔ اس عرصہ ملکیت میں وہ عرصہ بھی شامل ہے۔ جس میں کوئی ایسا شخص اس کا مالک رہا ہو۔ جس سے وہ جائداد اس کو ورثہ میں ملی ہے۔ یا (و) جو گذشتہ بارہ ماہ کسی ایسی جائداد غیر منقولہ پر بحیثیت کرایہ دار قابض رہا ہو۔ جس کا سالانہ کرایہ ۶۰ روپے سے کم نہ ہو۔ اس جائداد میں زرعی اراضی شامل نہیں۔ مگر اس پر تعمیر شدہ مکان شامل ہے۔ یا (ز) جس پر گذشتہ مالی سال کے دوران میں کم از کم ۵۰ روپے براہ راست محصول میونسپل کمیٹی یا محصول چھاؤنی تشخیص ہوا ہو۔ یا (ح) جس پر گذشتہ مالی سال کے دوران میں انکم ٹیکس تشخیص کیا گیا ہو۔ یا (ط) جس پر گذشتہ مالی سال کے دوران میں کم از کم ۲ روپے حیثیت ٹیکس یا ٹیکس پیشہ وران جس پر تشخیص کیا گیا ہو۔ یا جہاں یہ ٹیکس عائد نہ ہو۔ کوئی اور براہ راست ٹیکس ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے کم از کم ۲ روپے تشخیص کیا گیا ہو۔ یا (ی)، جو ذیلدار۔ انعامدار سفید پوش یا نمبردار ہو۔ (اس میں نائب ذیلدار یا سربراہ شامل نہیں ہے۔) یا (ک) جو باقاعدہ افواج کا ریٹائرڈ یا پنشن خوار یا ڈسچارج شدہ افسر۔ نن کمشنڈ افسر یا سپاہی ہو۔ یا (ل) جو اگزیلیری فورس (ہند) یا انڈین ٹریٹوریل فورس کا ریٹائرڈ پنشن خوار یا ڈسچارج شدہ افسر یا نن کمشنڈ افسر یا سپاہی ہو۔ بشرطیکہ اس کی مدت ملازمت ۴ سال سے کم نہ ہو۔ یا (م) جو کسی برٹش انڈین پولیس فورس کا ریٹائرڈ پنشن خوار یا ڈسچارج شدہ افسر یا کنسٹیبل یا ہیڈ کنسٹیبل ہو۔

(۱۲) بعض اقوام کے لئے جن کو اس وقت تک اچھوت اقوام کہا جاتا ہے۔ اور جن کو اب "اقوام مندرجہ جدول" (Scheduled castes.) کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ الگ عمل کیا گیا ہے۔ یہ اقوام حسب ذیل ہیں۔ آد دھرمی بادریا۔ چمار۔ چوہڑا۔ داگی کولی۔ ڈومنا اوڈ۔ سانسی۔ سریڑا۔ مریجہ (مرچھ) بنگالی۔ برڑ۔ بازی گر۔ بنجرا۔ چنال۔ دھنک۔ گگڑا۔ گنڈھیلا۔ کھٹیک۔ کوری نٹ۔ پاسی۔ پیرنا۔ سپیلہ۔ سرکی بند۔ مگیہ۔ رام داسیہ۔ ان اقوام کا کوئی فرد جو جو نہ تو مسلم ہے نہ سکھ نہ عیسائی اور اس کو کوئی اور صفت بھی حاصل نہیں ہے۔ اس کا نام رائے دہندگان میں درج کیا جائے گا۔ اگر اس کو مندرجہ ذیل صفات میں سے کوئی صفت حاصل ہے

(۱) گذشتہ بارہ ماہ میں ایسی جائداد غیر منقولہ یا مکان کے ملبہ کا مالک چلا آیا ہے۔ جس کی مالیت ۵۰ روپے سے کم نہیں ہے۔ اس جائداد غیر منقولہ میں زرعی اراضی شامل نہیں ہے۔

(۲) گذشتہ بارہ ماہ کسی ایسی جائداد غیر منقولہ پر بحیثیت کرایہ دار قابض رہا ہو۔ جس کا سالانہ کرایہ ۳۶ روپے سے کم نہ ہو (۳) اگر کوئی

شخص کسی ایسی عمارت پر بوجہ اپنے عہدہ خدمت یا ملازمت کے قابض ہو۔ جو ملٹری یا پولیس لائن میں نہیں ہے۔ تو وہ شخص اس عمارت یا اس کے کسی حصہ کا کرایہ دار قابض متصور ہوگا۔ اور جس صورت میں کہ کوئی عمارت یا حصہ عمارت دو یا زیادہ اشخاص کے پاس ہو۔ تو ایسی جداگانہ رہائش کی بناء پر صرف ایک ہی شخص اندراج نام کا حقدار ہوگا۔ (۱۴) "مالک" کی تعریف میں مرتہن یا کوئی ایسا شخص جو کسی جائداد پر بحیثیت امین قابض ہو شامل نہیں۔ (۱۵) جدید پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے چار حلقہ ہائے نیابت زمینداران کے لئے فہرست رائے دہندگان کی تیاری بھی عام علاقہ دار علاقہ ہائے نیابت کی فہرست کی تیاری کے ساتھ ہی پر ہوگی۔

(۱۶) کسی حلقہ نیابت زمینداران کی فہرست رائے دہندگان میں ہر وہ شخص اندراج نام کا حقدار ہوگا۔ جو پنجاب میں رہائش رکھتا ہے۔ اور یا تو (الف) ایسی زمین کا مالک ہے جس کا تشخیص شدہ سالانہ معاملہ زمین ۲۵ روپیہ سے کم نہیں۔ یا (ب) ایسا معافی دار یا جاگیردار ہے۔ جس کی معافی یا جاگیر ۲۵۰ روپے سالانہ سے کم نہیں۔ (۱۷) پٹواری اور محرر حلقہ ہائے نیابت زمینداران کی فہرست کے مکمل کرنے میں پوری کوشش کریں گے۔ لیکن اس بات سے بڑی امداد ملے گی۔ اگر ایک شخص جو حلقہ نیابت زمینداران میں اندراج نام کے لئے صفت رکھتا ہے۔ بذات خود اس امر کی تحریری اطلاع اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو دے۔ جس میں وہ بالعموم رہائش رکھتا ہے۔ کہ اس کو ایسی صفت حاصل ہے۔ اس تحریری اطلاع میں علم ولدیت۔ پتہ وغیرہ کی عام تفاصیل کے ساتھ یہ بھی بیان کر دینا چاہئیے۔ کہ وہ کون کون سے مواضع۔ تحصیلوں اور ضلعوں میں معاملہ ادا کرتا ہے۔ اور ہر ایک جگہ میں کس قدر معاملہ دیتا ہے۔

نیروبی میں سیرت النبیؐ کے متعلق شاندار جلسہ

بذریعہ ہوائی ڈاک

۲۷ اکتوبر بروز اتوار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی مجوزہ سکیم کے ماتحت سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اجلاس الیگزنڈرا سینما ہال میں مسٹر بی۔ ایس ورما بیرسٹرایٹ لاء کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ کا اعلان انگریزی و گجراتی زبان میں اشتہارات شائع کر کے کیا گیا۔ اجلاس ½۹ بجے صبح سے شروع ہو کر ½۱۲ بجے دوپہر کو ختم ہوا۔ محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب بی اے بی۔ ٹی نے تلاوت قرآن شریف سے جلسہ کا افتتاح کیا۔

مسٹر پور کے اوزانے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لائف پر اپنے معلومات کے مطابق نہایت اچھا اور مدلل انگریزی میں لیکچر دیا۔ اور اعتراف کیا۔ کہ جماعت احمدیہ جس رنگ میں اسلام اور بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ وہ طریق ایسا اچھوتا اور مستحسن ہے۔ کہ اسلام کی ترقی میں جو روکاوٹیں حائل ہیں۔ یقیناً وہ اس سے دور ہو جائیں گی۔ اُن کے بعد ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی ایس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فتح کا راز نہایت ہی اعلےٰ پیرایہ میں بیان کیا۔ پھر مولوی مبارک احمد صاحب مولوی فاضل مبلغ کینیا و یوگنڈا نے ایک عالمانہ تقریر کی۔ اور بتایا کہ کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مصائب کی گھڑیوں اور دشمنوں کے روح فرسا مظالم کے مقابلہ میں صبر سے کام لیا۔ بعد ازاں مسٹر ورما صاحب نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی یہ کوشش نہایت اعلےٰ ہے۔ کہ وہ مختلف مذاہب کے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کا اقدام کئی سالوں سے کر رہی ہے۔

لجنہ اماء اللہ نیروبی کا اجلاس بھی احمدیہ مسجد میں ایک بجے سے کر ½۲ بجے تک منعقد ہوا۔ جس میں مختلف بہنوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر مضامین پڑھ کر سنائے۔

تیسرا اجلاس مسجد احمدیہ میں تین بجے سے پانچ بجے تک ہوا۔ جس میں مختلف زبانوں میں مختلف دوستوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر تقریریں کیں۔ یہ اجلاس بہت دلچسپ تھا روح آستانۂ الٰہی پر سجدہ کناں تھی۔ اور دل اس مبارک تحریک کے بانی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے لئے دعاؤں میں مصروف تھا۔ کہ انہوں نے یہ تحریک جاری فرما کر ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات پر مختلف زبانوں میں درود شریف بھیجنے اور سننے کا موقعہ عطا کیا۔ جماعت احمدیہ کے چھوٹے چھوٹے بچوں نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف شعبوں پر مضامین پڑھ کر سنائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

پھر رات کے آٹھ بجکر دس منٹ پر اخویم ملک احمد حسین صاحب نے نیروبی براڈکاسٹ سٹیشن پر ۱۳ منٹ تک انگریزی زبان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لائف پر انگریزی میں ایک لیکچر دیا۔ یہ وہ پیغام تھا۔ جو ساری دنیا میں سنا گیا۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالےٰ نے یہ فخر بھی جماعت احمدیہ کو عطا فرمایا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مناقب اس طریق پر بیک وقت ساری دنیا کو سنائے۔ خاکسار شیخ غلام فرید سکرٹری تبلیغ نیروبی

جماعت احمدیہ سامانہ کا بیسواں سالانہ جلسہ

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ سامانہ کا بیسواں سالانہ جلسہ ۹ تا ۱۰ نومبر نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا۔ کارروائی جلسہ زیر صدارت جناب مولوی فضل الرحمٰن صاحب ۴ بجے شام شروع ہوئی۔ صدر صاحب کی افتتاحی تقریر اور دعا کے بعد جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے گجراتی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ جو نہایت دلکش تھی۔ پھر گیانی واحد حسین صاحب نے صداقت اسلام پر تقریر کی۔

دوسرا اجلاس رات کو آٹھ بجے منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد گیانی واحد حسین صاحب نے اپنی بقیہ تقریر ½۱۰ بجے تک کی۔ جسکو سامعین نے بہت پسند کیا۔ ۱۰ نومبر پہلا اجلاس بعد دوپہر تین بجے منعقد ہوا۔ جس میں مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر کیا کیا" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں فاضل مقرر نے نہایت احسن پیرایہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے اس ضمن میں عصمت انبیاء اور اجراء نبوت کا مسئلہ بھی بیان کیا۔ تقریر کے بعد ایک احراری نے اعتراضات کئے۔ جن کے مسکت اور دندان شکن جواب دیئے گئے۔ رات کو ۸ بجے ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم نے فضیلت مسیح بمقابلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر تقریر فرماتے ہوئے غیر احمدیوں کے عقائد درباره حضرت مسیح علیہ السلام کی مفصل تشریح کی۔ اور وفات مسیح ناصری ثابت کی۔ آپ کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ گیانی واحد حسین صاحب نے کتب سابقہ سے صداقت اسلام اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ثبوت دیا۔ بعد میں ایک سکھ کے سوالات کے جوابات نہایت تسلی بخش دیئے۔

۱۰ نومبر پہلے اجلاس میں مولوی فضل الرحمٰن صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب نے تقریریں کیں۔ دوسرے اجلاس میں مولوی محمد سلیم صاحب اور ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم نے تقریر کی۔ اور سوالات کے جواب دیئے۔ آخر میں جناب مولوی فضل الرحمٰن صاحب کی اختتامی تقریر ہوئی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

خاکسار جمیل الرحمٰن سکرٹری تبلیغ سامانہ ریاست پٹیالہ

اگر آپکو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے۔ جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیا ناس ہو جاتا ہے سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد۔ اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم کبھی زیادہ ہوتا ہے حمل قرار نہیں پاتا۔ اور اگر قرار پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی (اکسیر سیلان الرحم) ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آجاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیے۔ قیمت للعہ (دو روپیہ) نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے فہرست دواخانہ مفت منگائیے

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر (لکھنؤ)

THE AHMADYYA SOAP Co. LTD.

موقع کی نزاکت

جیسا کہ پہلے بھی کسی اشتہار میں ذکر کیا گیا ہے کمپنی نے یہ تجارت اسی غرض سے شروع کی تھی۔ کہ اس سے پہلے اس علاقہ میں کسی اور جگہ منڈی قائم نہ ہو جائے چنانچہ خاص طور پر شبانہ روز سخت محنت کر کے وہ **کام جو برسوں میں ہوتا چند ماہ میں کر لیا گیا۔** اور کمپنی فارم کر کے رجسٹریشن کرا کر عملی طور پر کام بھی شروع کر دیا گیا۔ مگر اس وقت تک کمپنی کے حصص قریباً ۹ ہزار روپے کے فروخت ہوئے ہیں۔ اور کام بفضلہ تعالےٰ اپریل سے شروع ہے جو اب پورے زور پر ہے۔ لیکن منڈی جیسے کام کے لئے بہت زیادہ روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور اب جب کہ سنا گیا ہے۔ کہ **عنقریب ریلوے لائن سری گوبندپور تک جا رہی ہے۔ موقع کی نزاکت کو سمجھنا چاہیئے یعنی جونہی وہاں ریل پہنچی سری گوبندپور بہت بڑی منڈی بن جائے گی۔** کیونکہ وہاں کے ہندو بیوپاری پہلے ہی غلہ کا کام کر رہے ہیں اور بہت مالدار ہیں۔ پس جو دوست اس موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہیں اور اس نہایت ہی اعلیٰ تجارت سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ وہ فوراً **کمپنی کے دفتر سے فارم حصہ داری طلب کر کے حصص خرید لیں**

خاکسار

محمد اسمٰعیل مینیجنگ ڈائرکٹر دی احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ قادیان

خوشخبری

نمونہ مفت

۱۹۳۶ء کے کیلنڈر ہم نے اس سال خاص اہتمام کیساتھ بمبئی کے مشہور کارخانے سے کیلنڈروں پر لگانے کے لئے ڈیٹ پیڈ تاریخوں کی پرچیاں "بارہ مہینے" ایک طرف اسلامی تاریخیں اور بالمقابل انگریزی تاریخیں چھپوائی ہیں۔ بارہ مہینوں کا ایک پیڈ بنایا گیا ہے جس کو اوپر سے دو پن لگائے گئے ہیں۔ جو صاحب اپنی فرموں کے کیلنڈر چھپواتے ہیں۔ وہ ان کیلنڈروں پر ہم سے ان تاریخوں کو منگوا کر لگائیں جس سے کیلنڈر کی خوبی دگنی ہو جاتی ہے جن صاحبان کو ضرورت ہو وہ اپنا پتہ بھیج کر نمونہ مفت منگوالیں قیمت فی سینکڑہ ایک روپیہ چار آنے فی ہزار دس روپیہ۔ تعداد تھوڑی ہے اس لئے جلدی فرمائش بھیجیں۔ ملنے کا پتہ

حافظ قمر الدین منیجر تاجران کتب و مطبع اندرون موچی دروازہ ... لاہور

رمضان شریف کا عام اعلان

اللھم صل علی محمد — اللھم صل علی محمد

رمضان المبارک

سحری کے ٹھیک وقت پر جگانے ... ڈبل گھنٹی کا ٹائم پیس ...

... گھنٹی ... قیمت چار روپے ... گارنٹی دس سال۔

ایک گھنٹی والا قیمت تین روپے گارنٹی دس سال ...

تحفۂ عید! یہ سٹینڈ واچ جو کہ سنہری نہایت خوبصورت خوب چمکدار ڈائل آپ خود لگائیں یا دوست احباب کو بطور تحفۂ عید ... ٹائم کی بہترین قیمت صرف پانچ روپیہ آٹھ آنہ (۸/۵) گارنٹی دس سال۔

مفت! ٹائم پیس اور گھڑی کی رقم منگوانے پر ایک شیشی عطر ایک ریشمی رومال اور دو عدد عید کارڈ بطور تحفۂ عید مبارک مفت نذر ہونگے۔

ملنے کا پتہ:۔ **دہلی واچ کمپنی پوسٹ بکس ۵۵ دہلی**

P I L E X

پائیلیکس یعنی دواء بواسیر

میں متواتر چودہ برس مرض بواسیر میں مبتلا رہا اور باوجود کئی معالجوں کے علاج کے صحت نہ ہوئی آخر اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ایک سنیاسی کے نسخہ سے صحت یاب ہو گیا۔ بعض اور دوستوں نے بھی اس دوائی سے فائدہ اٹھایا ہے۔ جن میں سے بعض کی آراء حسب ذیل ہیں۔

خاکسار محمد اسمٰعیل سنو سوپ کمپنی قادیان

(۱) میں نہایت خوشی سے اس امر کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ مجھے بواسیر خونی کی شکایت ہو گئی تھی۔ برادرم مکرم محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھے چند گولیاں دیں۔ ان کے استعمال سے میری تکلیف رفع ہو گئی۔

(ملک) **غلام فرید ایم اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان**

(۲) مکرمی صوفی صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ فیروز دین کے لئے جو گولیاں جناب نے بواسیر کی روانہ کی تھیں۔ اس کو خدا کے فضل سے آرام آگیا ہے۔ وہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ نیز مندرجہ ذیل پتہ پر پوری خوراک وی پی کر کے مشکور فرمائیں۔

خاکسار فتح محمد احمدی سہگل اینڈ کو فیض آباد چھاؤنی

(۳) مکرمی محترمی برادرم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ دوائی بواسیر کا پیکٹ حاجی مرزا احمد رضوی صاحب کو پہنچا۔ اور کل ہی میں ان سے ملاقات کر کے آیا ہوں انہوں نے بتلایا ہے کہ جب سے انہوں نے مذکورہ دوائی کھائی ہے۔ تب سے آج تک ایک دفعہ بھی خون نہیں آیا۔ نہ اس سے پیشتر کوئی دن ایسا نہیں گذرتا تھا۔ کہ کم و بیش خون نہ آئے ......

اقبال احمد ہوا گھر پورٹ بلیئر

قیمت فی پیکٹ ۲ روپے (علاوہ محصول ڈاک) رقم پیشگی آنے پر محصول ڈاک معاف۔ غرباء کو بلا شرط مذہب و ملت صرف ۴ کے ٹکٹ بھیجنے پر دوائی مفت بھیجی جائے گی۔

پتہ

پائیلیکس ہاؤس قادیان

عدالتِ عالیہ لاہور کا مفصل فیصلہ

قیمت صرف ایک آنہ

مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور کے فیصلہ متعلق آنریبل جسٹس کولڈسٹریم جج ہائی کورٹ لاہور نے جو فیصلہ دیا ہے۔ وہ بہت جلد الفضل میں شائع کیا جائے گا۔ اور اس پرچہ کی قیمت باوجود کم ازکم بیس صفحہ حجم کے ایک آنہ ہی ہوگی۔ احباب اس کی اشاعت کے لئے خاص کوشش کریں۔ اور بہت جلد اطلاع دیں۔ کہ کتنی کاپیاں ان کی خدمت میں ارسال کی جائیں:

لاہور میں الفضل کا سب آفس

احباب کی سہولت کے لئے اخبار الفضل کا ایک سب آفس لاہور میں ۳۵ فلیمنگ روڈ پر کھولا گیا ہے۔ لاہور کے احباب کو چاہیئے کہ اخبار کے متعلق جملہ امور وہیں طے کیا کریں۔ اس اگر اس کے بعد بھی ضرورت باقی رہے۔ تو ہیڈ آفس قادیان میں لکھیں۔ لاہور کے خریداروں کا حساب کتاب بھی وہیں ہوگا۔ اور وہ باخذِ رسید قیمت وہاں ادا کرسکتے ہیں۔

اشتہارات کے متعلق بھی انچارج صاحب سب آفس سے گفتگو کی جائے۔ اطلاع ملنے پر وہ خود بھی پہونچ سکتے ہیں۔ احباب کو ان کے ساتھ تعاون کرکے شکریہ کا موقعہ دینا چاہیئے:

(مینیجر الفضل)

انڈین ڈائرکٹری

۱۹۳۶ء کی نئی اردو ایڈیشن جس میں ہزارہا ہندوستانی تاجروں۔ کارخانہ داروں۔ سوداگروں اور مینوفیکچروں کے مکمل ایڈریس معہ کاروباری تفصیل بہترین اور کارآمد تجارتی معلومات مشہور شہروں اور تمام ریاستوں کے مکمل گائیڈ بے شمار تاریخی اور جغرافیکل مضامین کے علاوہ ممالک غیر کے پتہ جات درج کئے گئے ہیں کاروباری دنیا خصوصاً ایجنٹوں مینوفیکچروں اور اشتہار بازوں کے لئے یہ کتاب ازحد مفید کارآمد اور دلچسپ ثابت ہوگی۔ بڑے سائز کے ۸۰۰ صفحے مجلد قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہر خریدار کو ایک سال کے لئے رسالہ رہنمائے تجارت مفت ارسال کیا جائے گا۔ منگوانے کا پتہ:-

مینیجر ڈائرکٹری پبلشنگ ہیوز قیصری باغ روڈ امرتسر

عُمدہ موقع کی زمین قابلِ فروخت

۱۔ دو قطعہ زمین قریباً چار کنال واقعہ محلہ دارالفضل متصل فارم اور سٹیشن کے قریب جس میں قریباً دو کنال کے ٹکڑے کے چاروں طرف اور دو کنال قطعہ کے تین طرف سڑکیں ہیں۔ عین آبادی میں قابل فروخت ہیں۔ قیمت ۵۰۰/- روپیہ فی کنال ہوگی۔

۲۔ ایک قطعہ زمین قریباً ۱۲ مرلہ واقعہ محلہ دارالرحمت متصل سٹور ریتی چھلے والے بجلی گھر کے سامنے محمد عمر صاحب کے مکان کے پچھلی طرف قابل فروخت ہے۔ قیمت پورے قطعہ کی ۸۰۰/- روپیہ ہے۔ خواہشمند اصحاب حضرت میاں بشیر احمد صاحب کو قیمت ادا کرکے زمین خرید سکتے ہیں۔ قیمت ہر حالت میں نقد لی جاوے گی:

اکبر علی انسپکٹر آف ورکس۔ قادیان

بمبئی کے تجارتی اور دیگر معلومات

جن احمدی برادران کو بمبئی کے تجارتی یا دیگر معلومات کی ضرورت ہو۔ یا وہ امریکن سیکنڈ ہینڈ مستعمل کوٹ وکٹ پیس کی گانٹھیں تھوک ارزاں نرخ پر منگوا کر قلیل سرمایہ سے تجارت کرکے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ اپنی احمدیہ فرم سے حسب ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔ اور پرائس لسٹ طلب کریں:

ایس۔ رفیق بھائی دکھوک فروشان کوٹ وکٹ پیس اجیکب سرکل بمبئی

ضرورت رشتہ

ایک اٹھارہ سالہ شریف خاندان کی کنواری لڑکی کے لئے رشتہ درکار ہے جو قرآن شریف و معمولی اردو پڑھی ہوئی اور امور خانہ داری سے واقف ہے۔ لڑکا کنوارا صاحب حیثیت برسر روزگار اور شریف خاندان سے تعلق رکھتا ہو۔

خط وکتابت

م۔ ش۔ معرفت مینیجر صاحب اخبار الفضل۔ قادیان ہو:

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر

پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کرکے آپ یقیناً خوش ہونگے

علاوہ ازیں

شہرۂ آفاق آہنی رہٹ (آبپاشی کا بہترین اور کم خرچ طریقہ) فلور ملز۔ بیلنہ جات۔ انگریزی ہل۔ چاف کٹرز۔ بادام روغن۔ سیویاں۔ قیمے اور چاولوں کی مشینیں زراعتی آلات اور دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست **مفت** طلب کیجئے۔

اصلی اور اعلےٰ مال منگانیکا قدیمی پتہ

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ پنجاب

مکرمی محمد حسین صاحب حسین کاتب قادیان

فرماتے ہیں۔ کہ میرے بازو میں کثرتِ کار سے اکثر درد رہتی تھی۔ اور اعصابی کمزوری کی شکایت تھی۔ میں نے شیخ احسان علی صاحب سے اپنی حالت بتائی۔ تو انہوں نے میرے لئے کنگ آف ٹانکس گولیاں تجویز کیں۔ میں نے ان گولیوں کا استعمال کیا۔ اور میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ کہ مجھے علاوہ اعصابی کمزوری کے طاقت کو بھی بے حد فائدہ ہوا۔ واقعی کنگ آف ٹانکس گولیاں اسم بامسمیٰ ہیں:

قیمت ایک ماہ کی خوراک رعایتی چار روپے۔

شیخ احسان علی فیض عام میڈیکل ہال قادیان

اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ کی خبریں!

عدیس آبابا ۲۳ نومبر۔ اطالوی حلقوں نے خبر مشہور کر دی تھی۔ کہ حبشہ کا ولی عہد ہلاک ہو گیا۔ لیکن حبشہ کی طرف سے اس کی سرکاری طور پر تردید کر دی گئی ہے۔

اسمارہ ۲۳ نومبر۔ حبشی افواج نے دریائے تکازی کو عبور کر کے اطالوی علاقہ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ لیکن اطالوی افواج نے ان کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔ دریائے تکازی کے کنارے پر خونریز جنگ ہوئی جس میں حبشی فوج کے سپاہی بھاری تعداد میں ہلاک اور زخمی ہوئے۔

روما ۲۳ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اوگاڈن کے تمام صوبہ نے اٹلی کی اطاعت قبول کر لی ہے۔ اور تمام حبشی سرداروں نے اطالویوں کے سامنے ہتھیار ڈال دئے ہیں۔

جنیوا ۲۳ نومبر۔ اٹلی نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک تعزیرات جاری ہیں۔ اٹلی لیگ آف نیشنز کا بائیکاٹ جاری رکھے۔ چنانچہ ۲۵ نومبر کو لیگ کے اجلاس میں اٹلی نے شامل ہونے سے انکار کر دیا۔

ہرار ۲۳ نومبر۔ ڈاگابر سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ اٹلی کی ۷۰ لاریوں پر حبشی افواج نے حملہ کر دیا۔ اور ۲۳ لاریاں چھین لیں۔ اور بہت سے اطالوی سپاہیوں کو ہلاک کیا۔

عدیس آبابا ۲۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۱۲ نومبر کو مکالے کے نزدیک حبشہ کو بھاری فتح حاصل ہوئی۔ اٹلی کے بہت سے سپاہی ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے

روما ۲۳ نومبر۔ جنگ کے تمام محاذوں پر اطالوی افواج کی پیش قدمی زبردست بارشوں کی وجہ سے رک گئی ہے۔

عدیس آبابا ۲۳ نومبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ۱۷ نومبر کو مکالے کے جنوب مشرق میں حبشی افواج نے اچانک اطالوی افواج پر دھاوا بول دیا۔ جس سے بہت سے اطالوی سپاہی ہلاک اور مجروح ہوئے۔ ایک اطالوی

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

لنڈن ۲۳ نومبر۔ آج حکومت اٹلی کے احتجاجی نوٹ کا جواب حکومت برطانیہ کی طرف سے اطالوی سفیر مقیم لنڈن کو دیا گیا۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ لیگ نے تنازعہ ابی سینیا کے معاملہ میں بالکل غیر جانبداری سے کام لیا ہے۔ اور اٹلی کے ان سوالات کو جو اس نے احتجاجی نوٹ میں اٹھائے ہیں۔ دوبارہ زیر بحث لانا فضول ہے۔

روما ۲۳ نومبر۔ اٹلی کے جنوب میں شدید سیلاب آئے ہیں۔ ستر کے قریب اشخاص غرق ہو گئے ہیں۔ بہت سے حصوں میں ذرائع رسل و رسائل مسدود ہیں۔

سنگاپور ۲۳ نومبر۔ مسٹر چارلس کنگسفورڈ سمتھ مشہور ہوا باز کے مل جانے کی امید پیدا ہو گئی ہے۔

بمبئی ۲۳ نومبر۔ مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے سکرٹری لیگ کو ۲۵ دسمبر کو موجودہ سیاسی صورت حالات پر غور کرنے کے لئے لیگ کا اجلاس طلب کرنے کی ہدایت کی ہے۔

امرتسر ۲۳ نومبر۔ سردار گوردت سنگھ وکیل نے سردار جسونت سنگھ جھبالیہ صدر گولڈن ٹمپل مینیجنگ کمیٹی کی طرف سے اخبار "احسان" کے مالک۔ پبلشر پرنٹر اور ایڈیٹر کو نوٹس دیا ہے۔ کہ وہ احسان ۱۵ نومبر میں شائع شدہ خبر بعنوان "تین یوم کے عرصہ میں گورو رامداس سرائے میں سترہ چوریاں" کی تردید کریں اور اخبار میں اس کے متعلق معذرت شائع کریں۔ ورنہ بصورت دیگر ان کے خلاف پانچ ہزار روپے ہرجانہ کا دعویٰ دائر کیا جائے گا۔

لائل پور ۲۳ نومبر۔ ۹ نومبر کی رات کو پنجاب کونسل کے تین ارکان پر جبکہ وہ موٹر میں لائل پور جا رہے تھے حملہ کرنے کے سلسلہ میں جڑانوالہ پولیس کے ایک ہیڈ کانسٹیبل اور دو کانسٹیبلوں کے خلاف تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔

استنبول ۲۳ نومبر۔ ترکی و عراق۔

ایران اور دیگر اسلامی ممالک میں ایک معاہدہ قرار پایا ہے۔ جس کی رو سے تمام اسلامی سلطنتیں بوقت ضرورت ایک دوسرے کی مدد کریں گی۔

نئی دہلی ۲۳ نومبر۔ حکومت ہند نے غیر ممالک سے مال منگانے والے ہندوستانی تاجروں کو انتباہ کیا ہے کہ اٹلی سے مال منگانے کے ممانعت کے پیش نظر یورپین ممالک سے آنے والے مال کے لئے مال کے چلنے کی جگہ کے متعلق سرٹیفکیٹ حاصل کرنے چاہئیں۔

لنڈن ۲۳ نومبر۔ برطانوی کابینہ کی از سر نو تشکیل ہو گئی ہے۔ لارڈ پریوی سیل لارڈ ہیلی فیکس وزیر نوآبادیات مسٹر میلکم میکڈانلڈ سکرٹری نوآبادیات مسٹر جے ایچ تھامس مقرر ہوئے ہیں۔

بمبئی ۲۳ نومبر۔ بمبئی کے کانگرسی سوشلسٹوں کا دعویٰ ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو نئے آئین کے ماتحت عہدے قبول کرنے کے خلاف ہیں۔

لنڈن ۲۳ نومبر۔ آج نائب وزیر سکاٹ لینڈ ۵۵ سال کی عمر میں فوت ہو گئے

نئی دہلی ۲۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے آئندہ جنوری سے بحری تاروں کا نرخ پندرہ آنے فی لفظ کی بجائے چودہ آنے فی لفظ کر دیا جائے گا۔

ناگپور ۲۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے سر فلپ چیٹووڈ کمانڈر انچیف افواج ہند نے ملٹری کالج بنانے کے متعلق ڈاکٹر مونجے کی مساعی کی تائید کی ہے۔

کراچی ۲۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اٹلی کے اقتصادی بائیکاٹ کے نفاذ کے بعد کراچی سے کسی نامعلوم الاسم مقام کی طرف سے دس دن میں روئی کی ۹ ہزار گانٹھیں بھیجی گئی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اٹلی خفیہ طور پر ہندوستان سے مال حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

قادیان میں سیرۃ النبی کا شاندار جلسہ

قادیان ۲۴ نومبر۔ آج صبح ۱۰ بجے مسجد اقصیٰ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شاندار جلسہ شروع ہوا۔ صدر اجلاس حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ منتخب ہوئے۔ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب پیر صلاح الدین صاحب بی۔ اے۔ خانصاحب بکر علی صاحب جائنٹ ناظر بیت المال اور مولوی محمد اعظم صاحب نے فضائل و برکات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تقریریں کیں۔ اور جلسہ سوا بارہ بجے ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس تین بجے مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری بی۔ اے منعقد ہوا۔ جس میں حافظ بشیر احمد صاحب مولوی فاضل۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل۔ حافظ محمد رمضان صاحب مولوی فاضل اور مولوی عبدالوہاب صاحب عمر خلف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے تقاریر کیں اور جلسہ چار بجے برخاست ہوا۔

تیسرا اجلاس ساڑھے چار بجے بعد نماز عصر شروع ہوا۔ جس میں مولوی جلال الدین صاحب شمس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یتیم پروری اور یتامیٰ کی حفاظت اور پرورش کے متعلق تقریر کی۔ اور بتایا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر یتیموں کا ہمدرد اور شفیق نہ کوئی ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ اس کے متعلق آپ نے کئی ایک واقعات پیش کئے۔ اس کے بعد الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے تقریر کی۔ جس میں دشمنوں کی اذیتوں کے مقابلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے نظیر صبر اور استقلال کی مثالیں پیش کیں۔ اور آپ کا پاکیزہ اسوہ حسنہ بیان کرتے ہوئے حاضرین کو دنیا میں آپ کے نام کی عظمت اور شان بلند کرنے کی ہدایت کی۔ اجلاس ½۵ بجے بعد ختم ہوا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی